غزل

از

(جناب شارق میرٹھی ایم ۔ اے)

ساری دنیا جب غمِ دوراں سے گھبرا جائے ہے
آپ کا دیوانہ تو اس دم بھی ہنستا جائے ہے

جب مہکتی ہیں ہوائیں، جب گھٹا چھا جائے ہے
مجھ کو کچھ بھولے ہوئے خوابوں کی یاد آجائے ہے

اک گھڑی ایسی بھی آتی ہے تصور میں ترے
جب خود اپنے جی سے تیرا حال پوچھا جائے ہے

پوچھتے کیا ہو دلِ غم آشنا کے حوصلے
یہ سفینہ وہ ہے جو طوفاں سے ٹکرا جائے ہے

میں سمجھتا ہوں کہ شاید اور دل ٹوٹا کوئی
جب چٹکتی ہے کلی جب برق لہرا جائے ہے

زیست کا انجام کیا ہے، گردشِ دوراں ہے کیا
ہاتھ میں ہو جام تو یہ کس سے سوچا جائے ہے

اہلِ دانش کی سمجھ میں آ نہیں سکتا یہ راز
جان کر بھی جلتے انگاروں سے کھیلا جائے ہے

بس یہی کیا ہے اور شارق فطرتِ مختار پر
جو دکھایا جا رہا ہے ہم کو دیکھا جائے ہے